رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ✲ اسسٹنٹ:- مہر محمد خان

نمبر ۵۸ | مورخہ ۳ فروری سنہ ۱۹۲۱ء | پنجشنبہ | مطابق ۲۴ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

فہرست مضامین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

۳۰ جنوری رات کو پنڈت پورنانند صاحب سیڈ ایڈیشک آریہ سماج سے آریوں کے سکول میں جناب میر قاسم علی صاحب نے تناسخ پر مباحثہ کیا جو نہایت کامیاب رہا۔ آریہ ایڈیشک کسی اعتراض کا معقول جواب نہ دے سکا۔

۳۱ جنوری کی رات کو جناب حافظ روشن علی صاحب نے ویدوں کے الہامی ہونے پر مباحثہ کیا جو پہلے دن کی طرح کامیاب رہا۔ افسوس! پنڈت صاحب آخری وقت میں تنگ آ کر درشت کلامی پر اتر آئے۔

یکم فروری کو مسجد اقصیٰ میں ایک عام جلسہ ہوا۔ جسمیں مختلف مذہبی علماء نے آریہ دھرم کے متعلق تقریریں کیں۔

اے احمدی قوم!

تو خدا کی برگزیدہ جماعت ہے۔ خدا نے تجھے اسلئے کھڑا کیا ہے کہ تو گرتے ہوؤں کو تھامے۔ اٹھ اور اپنے فرض منصبی کو پہلے سے زیادہ چستی کے ساتھ ادا کر۔ بڑھ اور حقیقی اسلام کا جھنڈا دنیا میں بلند کر۔ چل اور باد بہاری کی طرح چل۔ خوشبو کی مانند گوشہ گوشہ میں پھیل جا۔ مہک اور مہک کر مشام عالم کو معطر کر دے۔ آفتاب کی طرح چمک اور چمک کر ظلماتی ذروں کو چمکا دے۔ خدائی نوشتے پورے ہو گئے۔ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیشگوئی واقع ہوئی۔ امام منتظر مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے ظہور فرمایا۔ اور اس نے اے احمدی قوم تجھے زندہ کر دیا۔ پس تو بڑھ اور ہر ایک زمین پر چلنے والے بشر کو مژدہ سنا اور دنیا کے قالب میں ایک نئی روح پھونک دے۔ خدا نے تبلیغ تیرا فرض ٹھہرایا محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تاکید فرمائی۔ احمد جری اللہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) بار بار یہی حکم فرماتے رہے ؎

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضہ ملت شود پیدا

پھر اے احمدی قوم! تیرا آقا قافلہ سالار، امام و سردار حضرت فضل عمر اولو العزم ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہمیشہ تجھے یہی نصیحت فرماتا ہے کہ تیرا ہر فرد مبلغ بنے۔ کئی بار فرمایا کہ تمہارا فرض صرف یہی نہیں کہ تم حق کو مان لو۔ بلکہ یہ بھی فرض ہے۔ کہ دوسروں کو منواؤ۔ پس اے دوستو! گذشتہ تساہل سے فوراً الگ ہو جاؤ۔ اٹھو اور چست ہو جاؤ اور تبلیغی میدان میں قدم بڑھاؤ۔ ہاں کبھی غفلت ہونے پائے سستی نہ آئے ؎

کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور
اے مرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو

ابھی گذشتہ سالانہ جلسے پر حضرت خلیفۃ المسیح نے دوستوں کو بہت پُر زور الفاظ میں فرض تبلیغ کی طرف متوجہ کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا۔ کہ نئے سال میں ایسی چستی اور عمدگی سے تبلیغ کی جائے کہ گذشتہ سال کی کمی بھی پوری ہو جائے۔

پس اے دوستو! تم ہمہ تن مصروف ہو کر تبلیغ میں لگ جاؤ۔ ایک طرف تم اصلاح نفس اور تقویٰ و طہارت میں اسقدر ترقی کرو۔ کہ تم خدا کے پیارے اور زمین کے تارے بن جاؤ۔ دوسری طرف مسیح محمدی کے چشمہ فیض سے دُور رہنے والوں کو پکارو۔ اور حق کی تڑپ رکھنے والی تمام رُوحوں کو اپنی طرف کھینچ لو۔ سچائی کی بھوک اور پیاس رکھنے والوں کو سیراب کرو۔ اپنی عاجزانہ دُعاؤں کے حربوں سے ہر ایک پاک دل کو فتح کر لو۔ یہ تمہارا ضروری فرض اور واجب الادا فرض ہے۔

تمام دوست آج ہی سے ابھی اپنی اپنی جگہ تبلیغ میں لگ جائیں۔ اور حسب موقع اور مناسب حال، کارروائی سے کبھی نہ چوکیں۔ اور جو احباب جلسے وغیرہ کر کے یا مبلغین کے ذریعہ خاص خاص لوگوں کو تبلیغ کرانا چاہیں۔ وہ یکم اپریل تک دفتر تالیف و اشاعت کو اطلاع دیں تاکہ سب کے لئے مناسب انتظام کیا جائے۔ تمام سکرٹری صاحبان بلکہ احمدی قوم کا ہر ایک فرد براہ راست میری اس تحریر کا مخاطب ہے۔ ہر وہ شخص جو اس مضمون کو پڑھے۔ یا سُنے۔ اس پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔ والسلام

خاکسار۔ رحیم بخش ناظر تالیف و اشاعت قادیان

اخبار احمدیہ

امریکن رسالہ کیلئے امداد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بندہ انشاء اللہ اپنے معزز اور پیارے مفتی جی کے رسالہ اشاعت اسلام بھجوا سکے کے بعد روپیہ ہشت ... پیسے کا ... کرتا ہے اور دو ڈالر ... انشاء اللہ سالانہ دوں گا۔ ... شور ... [illegible]

لیجئے حوالہ

۲۰ر جنوری ۱۹۲۱ء کے الفضل میں مثنوی معنوی کا یہ شعر میں نے پیش کیا تھا ؎

مکر کن در راہ نیکو خدمتے ۔ تا نبوت یابی اندر اُمتے

اس کا حوالہ یہ ہے۔ "مثنوی مولانا روم دفتر پنجم صفحہ ۲۲ مطبوعہ کان پور"۔ اور بھی بہت سے حوالے ہیں۔ جو گاہے گاہے لکھے جائینگے۔ اور کسی دوست کو بھی ایسے حوالے معلوم ہوں تو لکھیں۔ بہت اچھا ہوگا۔ علمی قادیان

تلاش عزیز

میرا لڑکا مسمی عبد اللہ گورا رنگ عمر ۱۶/۱۷ سال، مڈل پاس۔ عرصہ سات آٹھ مہینے سے غائب ہے۔ اگر کوئی بھائی بذریعہ کارڈ مجھ کو اطلاع دے تو مجھ سے دُعا لیوے اور نیز کچھ خدمت بھی اس کی کی جاویگی۔ اس کی جدائی سے نہایت تشویش ہے اور دل پریشان ہے۔

خاکسار رحیم بخش احمدی تلونڈی جھنگلاں ڈاکخانہ قادیان

اعلان نکاح

میری لڑکی نور جہاں کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے محمد احمد (بی اے) خلف منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلہ کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر ۳۰ر دسمبر ۱۹۲۰ء کو پڑھا۔

۲۔ مجھ کو نائب تحصیلداری کیلئے صاحب کلکٹر ڈیرہ غازیخان نے نامزد کیا ہے۔ دوستوں سے دُعائی درخواست ہے کہ میں اس میں کامیاب ہو جاؤں۔ والسلام۔ خاکسار حامد حسین خان احمدی میرٹھ

تصحیح

الفضل مجریہ ۳۰ر جنوری میں کلام الامام کے ماتحت صفحہ ۶ پر میری لڑکی فضل بی بی کے نکاح کا اعلان ہے اور مہر ۲۰۰ (دوسو) روپیہ لکھا ہے۔ دراصل مہر ۲۰۰۰ (دو ہزار) ہے اور حضرت اقدس نے بھی یہی اسوقت فرمایا تھا۔

عمر الدین احمدی (شملوی) از دہلی۔

ولادت

میرے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ دُعا کیلئے احباب سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عمر دراز کرے اور خادم دین بنائے۔ محمد عالم احمدی نقشہ نویس دفتر پولیس کیمل پور

درخواست دُعا

ہمارا ایک احمدی بھائی مسٹر عبد الرحیم پانچ ماہ سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے درد دل سے دُعا فرما دیں۔ بی اے لائی کو لمبو

(۳) خاکسار ایک خاص کام کے لئے احباب سے دُعا کا خواستگار ہے۔ احمد الدین میڈیکل سٹوڈنٹ امرتسر۔

(۴) خاکسار ایک مقدمہ میں عرصہ چار سال سے سخت مشکلات میں ہے اسلئے سب احمدی بھائیوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ خاکسار کے لئے دُعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔

خاکسار حافظ سراج الدین احمدی۔ لنگے ضلع گوجرات

(۴) میری اہلیہ بعارضہ بخار بہت بیمار ہے۔ براہ مہربانی احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حافظ احمد دین محلہ گڑھی والہ، ڈنگہ۔ ضلع گوجرات

(۵) میری لڑکی سخت بیمار ہے۔ احباب درد دل سے دُعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اُسے صحت و شفا دیکر لمبی اور نیک عمر عطا فرمائے۔ آمین

منظور احمد ملازم انگریزی دواخانہ سلانوالی لائن سرگودھا

(۶) خاکسار نے اس سال ایف اے کے امتحان میں بطور پرائیویٹ شامل ہونا ہے۔ لہٰذا احباب کی خدمت میں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ کیونکہ اس ناچیز کو اپنی محنت کی نسبت دعا پر زیادہ بھروسہ ہے۔ خاکسار شیر عالم مدرس مڈل سکول کنجاہ۔ ضلع گجرات

(۷) میرے برادران ایک سنگین مقدمہ میں گرفتار ہیں گو وہ غیر احمدی ہیں مگر تاہم میرے قریبی رشتہ دار ہیں۔ بذریعہ عریضہ ہذا التماس ہے کہ جملہ برادران احمدی دُعا فرما دیں۔ بندہ پہلوان سیال نائب محرر تھانہ ... ضلع جھنگ

احباب توجہ فرمائیں

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ چونکہ ہم ایک زندہ قوم ہیں اسلئے ہمارے تمام کام انتظام کی لڑی میں منسلک ہونے چاہئیں یہی ہمارے امام کی منشاء مبارک ہے۔ اسی باعث حضور نے مختلف محکمہ جات الگ الگ قائم فرمائے ہیں۔ محکمہ تالیف و اشاعت وہ محکمہ ہے۔ جہاں کتابوں کی اشاعت کا انتظام ہے۔ نیز نو تصنیف کتب بھی یہاں سے شایع کی جاتی ہیں۔ چونکہ کتابیں شایع ہونے کے بعد بعض احباب لکھتے ہیں کہ فلاں کتاب ہمیں نہیں پہنچی اسلئے

تجویز ہے کہ

احباب اپنے اپنے نام اور پتے ہمیں لکھ بھیجیں تمام ایسے احباب کے نام ایک رجسٹر میں درج رہینگے۔ جو تالیف و اشاعت کی کتابوں کے مستقل خریدار ہوں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ہمیں یہ لکھیں کہ ہمارا نام کتب تالیف و اشاعت کے مستقل خریداروں میں لکھ لیا جائے اور جب کوئی نئی کتاب شایع ہو ہمارے نام وی پی کر دی جائے۔ اس طرح اشاعت کا کام ایک مستقل انتظام کے ماتحت رہیگا۔ تمام احباب اس اعلان پر توجہ فرما کر جلد ہی اپنی منشاء سے مطلع فرمائیں۔ والسلام

خاکسار ... ناظر تالیف و اشاعت۔ قادیان

الفضل (بسم اللہ الرحمن الرحیم)

قادیان دارالامان - ۳ - فروری ۱۹۲۱ء

عصمت انبیاء

(مکرم جناب میر محمد اسحٰق صاحب کے لیکچر کا خلاصہ)

(۷)

حضرت داؤدؑ

سورۃ ص میں ایک واقعہ آتا ہے۔ اسکی بناء پر حضرت داؤد علیہ السلام پر الزام لگایا جاتا ہے۔ لیکن قبل اسکے کہ میں اس واقعہ کے متعلق کچھ بیان کروں۔ ایک اصول بتا دینا چاہتا ہوں۔

انسان میں ایک تقاضا ہے۔ کہ وہ ہر ایک چیز کو مشہود و محسوس دیکھنا چاہتا ہے۔ قرآن کریم میں جب لوگوں نے بعض اصولی باتیں پڑھیں۔ تو اسی تقاضا کے ماتحت ان کو ایسے مشہور و مشہود واقعات کی طرف منسوب کر دیا۔ جو یہودیوں اور دوسرے لوگوں میں مشہور تھے۔ مثلاً عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق عیسائیوں میں مشہور تھا۔ کہ آسمان پر اٹھائے گئے جب ان کے متعلق قرآن میں رفع کا لفظ پڑھا تو اسے اسی مشہور بات کی طرف منسوب کر دیا گیا۔

ایسا ہی حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق یہودیوں میں یہ مشہور تھا۔ کہ حضرت داؤدؑ کی ۹۹ بیویاں تھیں۔ ان کا ایک سردار اوریا تھا۔ اس کی بیوی کو انہوں نے دیکھ لیا۔ چونکہ اس سے اوریا کی زندگی میں شادی نہ کر سکتے تھے۔ اسلئے اوریا کو ایک جنگ پر بھیجدیا اور کہدیا۔ کہ اس کو تابوت سکینہ کے پاس کھڑا کرنا تاکہ مارا جائے۔ ایسا ہی کیا گیا۔ اور وہ مارا گیا۔ اس طرح حضرت داؤدؑ اس کی بیوی کو اپنے نکاح میں لے آئے۔

چونکہ یہ قصہ مشہور تھا۔ اسلئے جب دیکھا کہ قرآن میں ایک واقعہ بیان ہوا ہے جس میں ذکر ہے۔ کہ ایک شخص کے پاس ۹۹ دنبیاں ہیں۔ اور دوسرے کے پاس ایک ہے وہ اس سے ایک بھی چھیننا چاہتا ہے۔ تو اس کی نسبت کہدیا کہ یہ حضرت داؤدؑ کے متعلق ہے۔

مگر ہم کہتے ہیں۔ جن آیتوں میں ۹۹ دنبیوں کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ ان کو پڑھو۔ اور لفظی ترجمہ کر کے بتاؤ کہ اس میں سے داؤدؑ کی کونسی برائی نکلتی ہے۔ اور کس طرح پتہ لگتا ہے۔ کہ یہ حضرت داؤدؑ کے متعلق ہے۔ کیا ایک شخص جس کو حضرت داؤدؑ کے متعلق وہ قصہ معلوم نہ ہو ان آیات کو پڑھ کر بتا سکتا ہے۔ کہ ان میں حضرت داؤدؑ کے کسی گناہ کا ذکر ہے؟ اگر نہیں۔ تو پھر انہیں الفاظ سے کوئی واقعہ معلوم کرنا چاہیئے نہ کہ کسی واقعہ کو لیکر اسکی طرف قرآن کے الفاظ منسوب کر دینے چاہیئں۔

یہ تو ہوتا ہے۔ کہ قرآن میں بعض ایسی باتیں آئی ہیں جن کا واقعات سے تعلق ہے۔ اور جب تک وہ واقعہ معلوم نہ ہو ان آیات کا مطلب واضح نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ آتا ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک جنگ کے موقعہ پر کہا۔ کہ میں اگر گیا تو فتنہ میں پڑ جاؤں گا۔ اس کے متعلق رسول کریمؐ کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص تھا جس نے شام کی سرحد پر چلنے کے وقت کہا۔ کہ چونکہ وہاں کی عورتیں خوبصورت ہوتی ہیں۔ اسلئے میں فتنہ میں پڑ جاؤں گا۔

یہ شان نزول ہوتی ہے۔ اس میں اور کسی قصہ میں یہ فرق ہے کہ یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ ہوتی ہے نہ کہ الفاظ تو قرآن کے ہوں۔ اور واقعہ توریت کا یا یہود کی روایات کا ان کی طرف منسوب کیا جائے۔

پھر آیات سے جن سے حضرت داؤدؑ کا قصہ نکالا جاتا ہے۔ نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ کو سمجھا اور نہ صحابہؓ نے سمجھا۔ بلکہ حضرت علیؓ نے تو یہاں تک فرمایا من حدثکم بحدیث داؤد علی ما یرویہ القصاص جلدتہ مائۃ وستین جلدۃ وھذا حد الفریۃ علی الانبیاء۔ کہ اگر کوئی شخص وہ قصہ بیان کریگا۔ جو حضرت داؤدؑ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ تو میں اسے ۱۶۰ کوڑے ماروں گا۔ کیونکہ انبیاء پر بہتان لگانے کی سزا عام مومنوں پر بہتان لگانے سے دگنی ہونی چاہیئے۔

اب میں قرآن کریم کا وہ مقام بیان کرتا ہوں۔ جہاں یہ آیات ہیں۔ دیکھو اگر ایک مجلس میں کسی کی بہادری کا ذکر ہو۔ تو اس کی مثال میں کوئی بہادری کا واقعہ ہی بیان کیا جائیگا نہ کہ بزدلی کا۔ اب دیکھئے قرآن کریم نے دنبیوں کا واقعہ بیان کرنے سے قبل حضرت داؤدؑ کی کسی خوبی کا ذکر کیا ہے یا بزدلی کا؟ اگر بزدلی کا تو اس سے اگلا واقعہ جو بیان کیا۔ وہ برا ہوگا۔ اور اگر نیکی کا تو اچھا ہوگا۔

خدا تعالیٰ رسول کریمؐ کو فرماتا ہے۔ کذبت قبلھم قوم نوح وعاد وفرعون ذو الاوتاد۔ وثمود وقوم لوط واصحب لیکۃ اولئک الاحزاب ان کل الا کذب الرسل فحق عقاب۔ وما ینظر ھؤلاء الا صیحۃ واحدۃ مالھا من فواق وقالوا ربنا عجل لنا قطنا قبل یوم الحساب۔ اصبر علی ما یقولون واذکر عبدنا داؤد ذا الاید انہ اواب۔ کہ جو لوگ تیری تکذیب کرتے ہیں۔ مگر اس کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس سے قبل تمام قوموں نے اپنے انبیاء کو جھٹلایا۔ اور ان پر اعتراض کئے۔ مگر انبیاء گھبرائے نہیں۔ اسلئے تو بھی نہ گھبرا۔ اور ان نبیوں کو خصوصاً حضرت داؤدؑ کو نمونہ پکڑ۔ جو ہمارا فرمانبردار بندہ تھا۔ اس پر بڑے بڑے اعتراض کئے گئے۔ مگر اس نے صبر کیا۔

اب اگر اس قصہ کو درست سمجھا جائے۔ جو حضرت داؤدؑ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ تو ان آیات کے یہ معنے کرنے پڑینگے۔ کہ خدا تعالیٰ رسول کریم کو کہتا ہے۔ صبر کر اعتراض کرنیوالے جھوٹے ہیں۔ اور تو سچا ہے۔ ایسا ہی صبر کر جیسا کہ داؤدؑ نے کیا۔ کہ اس پر اعتراض کرنیوالے سچے تھے۔ اور وہ جھوٹا تھا۔ مگر کیا کوئی عقلمند انسان یہ معنی کر سکتا ہے۔ اصل معنی یہی ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ رسول کریمؐ کو فرماتا ہے۔ اگر یہ لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ تو تو صبر کر۔ تجھ سے پہلے نبیوں پر بھی اعتراض ہوتے آئے ہیں۔ اور وہ صبر کرتے تھے۔ خصوصاً داؤد پر لوگوں نے اعتراض کئے اور مختلف حملے کئے۔ مگر انھوں نے صبر کیا۔ تو اس بات میں اس کا نمونہ پکڑ۔

حضرت داؤدؑ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے مثال کے طور پر اسلئے پیش کیا گیا ہے کہ وہ نبی بھی تھے

اور بادشاہ بھی۔ اور بادشاہی کا رُعب اس امر کو مستلزم تھا کہ لوگ ڈرتے اور اعتراض نہ کرتے۔ مگر شریروں نے پرواہ نہ کی۔ اور باوجود اس کے بادشاہ وقت ہونے کے اس پر اعتراض کئے۔ اور اس نے صبر کیا۔ تو تو صرف نبی ہے۔ بادشاہ نہیں (یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ سورۃ مکی ہے اور ابھی فتوحات کا سلسلہ شروع نہیں ہوا تھا۔ اور نہ ابھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ظاہری شوکت حاصل ہوئی تھی) تجھے بھی صبر کرنا چاہیئے پہلے جس قدر انبیاء کا ذکر کیا۔ وہ چونکہ بادشاہ نہ تھے۔ اور حضرت داؤد بادشاہ بھی تھے۔ اور اگلی آیات میں انکی طاقت قوت اور شان و شوکت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسلئے رسول کریم ؐ کو ان کا نمونہ خصوصیت سے پکڑنے کے لئے کہا گیا۔

اگر حضرت داؤدؑ پر جو اعتراض کیا جاتا ہے۔ وہ درست ہوتا۔ تو جب خدا تعالےٰ نے رسول کریم کو انہیں یاد کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اُسی وقت کفار جو عربی جانتے تھے۔ اور اس آیت کا مطلب خوب سمجھ سکتے تھے۔ کہدیتے۔ کہ دیکھو داؤدؑ پر لوگ جو اعتراض کرتے تھے۔ چونکہ وہ سچے تھے۔ اسلئے تم پر بھی ہم جو اعتراض کرتے ہیں وہ سچے ہیں مگر اسلوب کلام سے ظاہر ہے۔ کہ وہ قصہ چسپاں نہیں ہوسکتا۔ اسلئے بالکل غلط ہے۔

دوسرے حضرت مسیح موعودؑ نے لکھا ہے کہ ان آیات میں ایک کنجی ہے۔ جو سارے معاملہ کی حقیقت کھول دیتی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے حضرت داؤدؑ کو عبدنا یعنے ہمارا بندہ کہہ کر پکارا ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے اپنے بندوں کی یہ تعریف کی ہے۔ کہ

وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھوناً و اذا خاطبھم الجٰھلون قالوا سلٰما۔ والذین یبیتون لربھم سجداً و قیاما۔ والذین یقولون ربنا اصرف عنا عذاب جھنم ان عذابھا کان غراما انھا ساءت مستقراً و مقاما۔ والذین اذا انفقوا لم یسرفوا و لم یقتروا و کان بین ذٰلک قواما۔ والذین لا یدعون مع اللہ الٰھاً اٰخر و لا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق و لا یزنون و من یفعل ذٰلک یلق اثاما (۲۵-۶۴ تا ۶۹)

رحمٰن کے بندے وہ ہیں۔ جو زمین پر انکساری سے چلتے ہیں۔ اور جب ان سے جاہل مخاطب ہوتے ہیں۔ تو کہتے ہیں سلام ہے تمہیں۔ اور وہ رات گذارتے ہیں اپنے رب کے لئے سجدہ اور کھڑے ہونے میں۔ اور وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب دوزخ کا عذاب ہم سے ٹالدے تحقیق اس کا عذاب چمٹ رہنے والا ہے۔ اور بیشک وہ جگہ ٹھہرنے اور رہنے کی بہت ہی بُری ہے۔ وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں۔ تو بے جا خرچ نہیں کرتے۔ اور نہ بخیلی کرتے ہیں ان دونوں کے درمیان رہتے ہیں۔ اور وہ لوگ اللہ کے ساتھ کسی اور کو شامل نہیں کرتے۔ اور نہ کسی ایسی جان کو قتل کرتے ہیں۔ جس کا قتل کرنا اللہ نے حرام کیا مگر حق کے ساتھ۔ اور نہ زنا کرتے ہیں۔ اور جو کوئی یہ کام کریگا۔ اسپر وبال پڑیگا۔

یہ خدا تعالےٰ کے بندوں کی تعریف ہے۔ اس تعریف کے پیچھے حضرت داؤد کا نام رکھو۔ اور دیکھو کہ ان پر کس طرح اعتراض پڑتا ہے۔

اب میں ان الفاظ کی طرف آتا ہوں۔ جن کو مدنظر رکھکر اعتراض کیا جاتا ہے۔

یہ سورۃ مکی ہے۔ اور مکہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیفیں دی جاتی تھیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ تکلیفیں جو تمہیں دی جاتی ہیں۔ ان پر صبر کرو۔ اور میرے بندے داؤد کو یاد کرو۔ وہ بادشاہ تھا۔ اس کے پاس طاقت بھی قوت بھی شوکت تھی۔ مگر وھل اتٰک نبؤا الخصم اذ تسوروا المحراب۔ دشمن قلعہ کی دیوار کود کر ان کے پاس اندر آہی گئے۔ اذ دخلوا علی داؤد ففزع منھم قالوا لا تخف۔ خصمٰن بغی بعضنا علی بعض فاحکم بیننا بالحق و لا تشطط و اھدنا الی سواء الصراط حضرت داؤد ان کے داخل ہونے پر ڈر گئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی شرارت کی نیت سے نہیں آئے۔ نہ ڈرو۔ بلکہ ہم جھگڑ پڑے ہیں۔ ایک نے دوسرے پر ظلم کیا ہے۔ آپ ان کا فیصلہ کریں انصاف کے ساتھ۔ اور بہانہ یہ بنایا کہ ان ھذا اخی لہ تسع و تسعون نعجۃ ولی نعجۃ واحدۃ۔ فقال اکفلنیھا و عزنی فی الخطاب اس کی ۹۹ دنبیاں ہیں۔ اور میری ایک ہے۔ یہ مجھ سے وہ بھی مانگتا ہے۔ حضرت داؤد نے کہا۔ قال لقد ظلمک بسؤال نعجتک الی نعاجہ و ان کثیراً من الخلطاء لیبغی بعضھم علی بعض۔ الا الذین اٰمنوا و عملوا الصٰلحٰت و قلیل ما ھم۔ یہ بہت بُری بات ہے مگر اکثر لوگ ایسا کرتے ہیں۔ ہاں وہ لوگ ایماندار ہوں۔ اور اچھے عمل کرنے والے ہوں وہ ایسا نہیں کرتے۔ اور وہ تھوڑے ہوتے ہیں۔

وظن داؤد انما فتنٰہ فاستغفر ربہ و خر راکعاً و اناب۔ ان کے لغو بہانہ کو سُنکر حضرت داؤد کو خیال پیدا ہوا۔ کہ آج دو آدمی کود کر اندر گھُس آئے ہیں۔ پھر اور آگئے۔ تو کیا ہوگا۔ اسبات سے وہ ڈر گئے۔ اور خدا تعالےٰ کے آگے جھک گئے۔ کہ تو ہی عالم الغیب اور قدرت والا ہے۔ تو ہی مجھے شریروں کی اس شرارت سے بچا۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب داؤد ہماری طرف جھکا تو ہم نے فغفرنا لہ ذٰلک و ان لہ عندنا لزلفیٰ و حسن ماٰب۔ جس طرح اُس نے کہا تھا۔ اسی طرح کر دیا۔ اور اس کا یہ نقص کہ وہ غیب کی بات نہ جانتا تھا۔ اس کو خود دُور کر دیا۔

آگے نتیجہ یہ بیان کیا کہ یٰداؤد انا جعلنٰک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس بالحق و لا تتبع الھویٰ فیضلک عن سبیل اللہ۔ اے داؤد ہم نے تجھ پر اتنا فضل کیا ہے۔ کہ تجھے دنیا میں خلیفہ بنا دیا ہے۔ اگر کوئی ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو تو ان میں عدل سے فیصلہ کرنا اور اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرنا کہ یہ گمراہ کر دیتی ہیں۔

یہ ہے ان آیات کا مطلب۔ جس سے اس قصہ کا کوئی تعلق نہیں جو حضرت داؤد کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

پس حضرت داؤد کو قتل کرنے کے لئے وہ لوگ گھُسے تھے۔ مگر حضرت داؤد کو ہشیار پاکر انہوں نے بہانہ کیا۔ اور بطور مدعی و مدعا علیہ ہونے کے ایک جھوٹا مقدمہ پیش کر دیا۔ غلط کار مفسرین نے ان کو فرشتہ قرار دیا ہے۔ مگر کیا فرشتہ جھوٹ بولا کرتے ہیں۔ اگر وہ فرشتہ ہوتے۔ تو کبھی یہ جھوٹ نہ بولتے۔ کہ اس کے پاس ۹۹ دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک۔ اور یہ مجھ پر ظلم کرتا ہے۔ اور میری دنبی چھینتا ہے۔ نعوذ باللہ منہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی روزانہ ڈائری

(مسجد مبارک)

ظہر کے فرضوں کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح معاً اندر تشریف لے گئے۔

(بعد نماز عصر)

ایک صاحب کا خط پیش ہوا جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ انکی لڑکی کی شادی کے موقعہ پر آخری جلسہ قادیان پر چلے گئے جسکے جواب میں حضور نے لکھایا کہ:۔ اگر کوئی ایسا حادثہ ہوتا جو آپکے اختیار میں نہ ہوتا۔ اور پھر کوئی ایسی صورت ہوتی جس میں بغیر دوسرے آدمیوں کے مشکل پیش آتی۔ اور پھر ہم یہ بھی دیکھتے۔ کہ یہاں آنے والوں کو کوئی خاص شوق اور دلچسپی نہ ہوتی۔ تو ہم بےشک ان لوگوں کو قابل ملامت کہتے۔ جو چھوڑ کر قادیان آ گئے۔ لیکن اول تو نکاح کا واقعہ ایسا نہیں جو مجبوراً انسان پر آ پڑتا ہے۔ بلکہ اپنے اختیار کی بات ہے۔ دوسرے ہمارے جلسہ کی تاریخیں بدلا نہیں کرتیں کہ جلسہ کے متعلق معلوم نہ ہو۔ کب ہو گا۔ پس جلسہ کی تاریخوں کے علم کے باوجود جب آپ نے وہ تاریخیں مقرر کیں۔ جنہیں لوگوں نے قادیان آنا تھا۔ تو اس کی ذمہ واری آپ پر پڑتی ہے۔ پھر نکاح اسلامی اصول کے مطابق ایسا حکم ہے۔ کہ اسمیں دو مردوں کی شمولیت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر یہ کوئی ایسا کام ہوتا جس کے لئے بہت سے آدمیوں کا ٹھہرنا ضروری ہوتا۔ تو ہم سمجھتے کہ وہ لوگ قابل الزام ہیں۔ لیکن جب نکاح بغیر آدمیوں کے ہو سکتا ہے۔ تو اس میں شامل ہونے کی خاطر وہ کیوں جلسہ چھوڑتے۔ پھر اگر جلسہ جس پر وہ آئے تھے۔ کوئی دینی کام نہ ہوتا بلکہ سیر تماشہ کی بات ہوتی۔ تب بھی ہم ان پر الزام لگاتے۔ کہ انہوں نے کسی بھائی کی حقیقی ضرورت کی پروا نہ کی۔ لیکن چونکہ جلسہ دینی زندگی میں روح پھونکنے والی چیز ہوتی ہے اسلئے ان سے یہ توقع رکھنی کہ حقیقی روحانی ضرورت کو غیر ضروری بات کیلئے قربان کرتے۔ بعید از قیاس ہے۔ پھر اگر ہم یہ دیکھتے۔ کہ گو جلسہ میں آنا روحانی بات تھی۔ لیکن آنیوالے اپنے اندر خاص روح نہ رکھتے تھے۔ اور اپنے اہم کاموں پر جلسہ کو قربان کرتے تھے۔ تب بھی الزام کے نیچے ہوتے کیونکہ جب وہ اپنے کام کے لئے جلسہ کو قربان کرتے ہیں۔ تو کیوں بھائی کی ضرورت کو انہوں نے مقدم نہ کیا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ جلسہ پر آنے والوں میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو اور باتوں کا تو کیا ذکر ہے۔ جانوں کو بھی خطرے میں ڈالکر آتے ہیں۔ اسی سالانہ جلسہ پر ایک فوجی ملازم کو چھٹی نہ ملی وہ بلا اجازت جلسہ میں آیا۔ اور جاتے ہوئے رستہ میں گرفتار ہو گیا۔ اسی طرح ایک اور شخص کی نسبت دوستوں نے سنایا کہ اس کا لڑکا اتنا بیمار تھا۔ کہ جب وہ آنے لگا۔ تو اس کی بیوی نے کہا۔ کہ دفن کر کے جانا۔ مگر اس نے پرواہ نہ کی۔ اور اس بیمار لڑکے کو چھوڑ کر چلا آیا۔

جو لوگ اس اخلاص سے آتے ہیں۔ ان سے یہ اُمید کرنی کہ ایسی شادیوں کے لئے جن میں شامل ہونا حقیقی ضرورت نہیں ہے۔ جلسہ میں آنے کو ترک کر دیں یا پیچھے ڈال دیں۔ ایک حد سے بڑھا ہوا مطالبہ ہے۔ جس کی اُمید نہیں کی جا سکتی۔

اگر بعض دوست بعض بھائیوں کے جنازے میں شامل نہیں ہوتے۔ تو یہ ان کی غلطی ہے۔ مگر یہ دونوں باتیں ایک نہیں۔ موت کا وقت اختیار میں نہیں ہوتا۔ اور مُردے کے لئے ایک جماعت چاہیئے۔ قادیان کے جس واقعہ کا آپ نے ذکر کیا ہے۔ مجھے نہیں معلوم اس کے کیا اسباب تھے میں اپنے زمانہ کا کہہ سکتا ہوں۔ جو شخص لاوارث فوت ہوتا ہے میں خود اس کے جنازے کے ساتھ جاتا ہوں۔ اور دوسرے دوست بھی حتی الوسع جاتے ہیں۔ ہاں جو شخص ایسا ہو کہ اسکے رشتہ دار یہاں ہوں۔ جو آسانی سے میت کو دفن کر سکیں۔ اور مجھے کوئی ضروری کام ہو۔ تو میں نہیں جاتا۔ کیونکہ جنازہ فرض کفایہ ہے۔

اس خط کے بعد ایک اور خط پیش ہوا جس میں سوال تھا کہ کسی ایسے غیر مبایع کے پیچھے جس کا احمدی ہونے کا دعویٰ ہی دعویٰ ہو۔ نماز پڑھنا جائز ہے۔ یا نہیں؟ فرمایا۔ اسکے کئی معنے ہو سکتے ہیں۔ بعض ہر ایک پیغامی کے متعلق کہتے ہیں کہ اس کا محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے۔ اگر یہ مراد ہے۔ تو میرے نزدیک شرعی طور پر غیر مبایع کے پیچھے نماز جائز ہے۔ اور اگر دعویٰ ہی دعویٰ سے یہ مراد ہے۔ کہ وہ حضرت صاحب کی ہتک کرتا ہے۔ اور نبوت کا کلی طور پر انکار کرتا ہے۔ تو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ ہتک سے یہ مراد نہیں کہ اس کے کلام سے استنباط ہوتا ہو۔ بلکہ صریح طور پر حضرت صاحب کی ہتک کا مرتکب ہوتا ہو۔ جیسے کہ بعض ان میں سے کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ حضرت صاحب کو بعض الہام شیطانی بھی ہوتے تھے ایسے لوگوں کے پیچھے میرے نزدیک نماز جائز نہیں۔ وہ احمدی نہیں بلکہ غیر احمدی ہیں۔

میں نے ایسے لوگوں کے پیچھے نماز کو جو جائز قرار دیا ہے۔ تو اس سے میری مراد یہ ہے کہ نماز ہو جائیگی یہ میرا مطلب نہیں۔ کہ نماز ان کے پیچھے مستحسن ہے بیعت کرکے سلسلہ کے نظم میں شامل نہ ہونا یہ ایک خطرناک جرم ہے۔ کیونکہ اس سے سلسلہ میں پراگندگی پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور ایسے کو اپنا امام بنانے کے یہ معنے ہیں کہ اپنی دعاؤں کو خطرے میں ڈالدیا جائے۔ اور قریب ہو۔ کہ وہ دعائیں آسمان سے رد کر دی جائیں۔

پس میرے نزدیک ایسی صورت میں ان کے پیچھے نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ جبکہ انسان ان کی مسجد میں بیٹھا ہو اور نماز شروع ہو گئی ہو۔ اور اسکو کسی مجبوری سے بیٹھنا ضرور ہو۔ تب میں کہوں گا۔ کہ جماعت کا ادب اور احترام یہی چاہتا ہے۔ کہ ان کے ساتھ نماز پڑھے۔

ولایت سے غلام قادر خاں صاحب کا خط پیش ہوا۔ حضور نے لکھوایا۔ کہ مجھے اس بات سے خوشی ہوئی کہ آپ وہاں تبلیغ بھی کرتے ہیں۔ تبلیغ کرنا صرف دینی طور پر ثواب کا موجب ہو گا۔ بلکہ آپ کے اخلاق و دیانت کی حفاظت کا بھی موجب ہو گا۔ اس کام کو ہمیشہ جاری رکھیں۔ وہاں کی عورتوں کے متعلق آپ نے جو رائے لگائی ہے۔ میرے نزدیک وہ قبل از وقت ہے۔ تجربہ سے پہلے رائے نہیں لگانی چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح انسان شیطانی حملہ سے غافل ہو جاتا ہے۔ جہانتک ہو سکے اپنے آپ کو ہر ایک ایسی مجلس سے بچائیں۔ جسمیں دین کیلئے خطرہ ہو۔ خواہ وہ بظاہر بے ضرر ہو۔ تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد لنڈن میں اپنے احباب سے ملتے رہیں اس سے روح کے زنگ دور ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی خط لکھتے رہیں۔ اس سے دعا کی تحریک ہوتی ہے۔ عزیزم ظفر حق کو

بھی السلام علیکم کہدیں۔

ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ قرآن مجید میں کہاں پانچ وقت کی نماز کا حکم ہے؟

حضور نے لکھوایا کہ اس قسم کے سوالات کا اصولی جواب یہ ہے۔ کہ آیا کوئی چیز قرآن سے باہر ہے یا نہیں۔ یا یہ کہ قرآن کا علم سب انسانوں کا برابر ہے۔ حالانکہ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ قرآن کا علم ہر شخص کو بقدر مرتبہ حاصل ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جو علم تھا۔ دوسرے اسکی برابری نہیں کر سکتے۔ اور ہم تو دیکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم کے غلاموں میں بعض ایسے ہیں۔ کہ ان کو قرآن شریف پر سرسری نظر ڈالنے سے جو معارف معلوم ہوتے ہیں۔ دوسروں کو سالہا سال کے غور کے بعد ہزارواں بلکہ لاکھواں حصہ بھی ان کا نہیں ملتا۔ کیا یہ ممکن نہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بات قرآن شریف سے استنباط کر کے اپنی اُمت کو بتائی ہو۔ اور ہماری سمجھ سے وہ باہر ہو۔ پھر ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ قرآن کریم نے خود ہم کو رسول کریم ؐ کی طرف متوجہ کیا اور فرمایا ہے۔ ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ۔ اگر قرآن کریم کے بعض اصول کی تفصیل آپ نے نہیں کرنی تھی۔ تو پھر آپ کی طرف متوجہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ جب رسول کریم اسوہ حسنہ ہیں۔ تو جو آپ سے ثابت ہو جائے۔ گو یوں ہی تفصیلاً قرآن میں نظر بھی نہ آئے۔ تو قرآن کے ماننے والے پر ضروری ہے۔ کہ وہ اسکے مطابق عمل کرے۔ ہم کہیں گے کہ اس کا اصل قرآن کریم میں ہے۔ اور رسول کریم نے اپنے علم سے وہ تفصیل معلوم کر کے ہمیں بتائی ہے۔ چونکہ آپ ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہیں۔ اسلئے ہم تسلیم کرینگے ورنہ کہنا پڑے گا کہ قرآن باطل ہے۔

ایک صاحب کا سوال پیش ہوا۔ کہ قرآن کے یاد کرنے اور تہجد کے لئے اُٹھنے کا کیا طریق ہے۔ حضور نے لکھوایا کہ تہجد کے لئے اُٹھنے کا طریق یہ ہے کہ تہجد کے لئے اُٹھے یا کسی کو کہے کہ اسکو وقت پر اُٹھا دے۔ گھڑی رکھے۔ باقی سہولت کے لئے بعض باتیں میں بتاتا ہوں۔ (۱) وضو کر کے سوئے (۲) نرم بستر پر نہ سوئے (۳) سونے سے کئی گھنٹے پہلے کھانا کھائے (۴) تہجد کے لئے اُٹھنے کی پختہ نیت کرے (۵) ذکر الٰہی کرتے ہوئے سوئے۔ (۶) دائیں طرف دائیں پہلو پر سوئے۔ (۷) خدا سے دُعا کر کے سوئے کہ وہ اسکو تہجد پڑھنے کا موقعہ دے۔

قرآن کریم یاد کرنے کا یہی طریق ہے اور حافظہ کمزور ہو تو علاج کرائے۔ اگر حافظہ بھی اچھا ہو یاد بھی کرتا ہو۔ مگر یاد نہ ہوتا ہو۔ تو کسی گناہ کی شامت ہے۔ اللہ تعالےٰ کے حضور توبہ کرے۔

ایک صاحب کا خط پیش ہوا۔ کہ کیا آپ خدائے قدوس کی قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب سچے تھے۔ اگر جلد جواب نہ آیا۔ تو خلاف فیصلہ ہوگا (مفہوم)

اس خط کے پڑھے جانے کے ساتھ ہی حضور نے مولوی رحیم بخش صاحب سے کاغذ طلب کیا اور قلم جیب سے نکال کر مندرجہ ذیل خط لکھا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

مکرمی! السلام علیکم۔ آپ کا خط ملا۔

مَیں اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر جس کے قبضہ میں میری جان ہے اور جس سے مجھے اب بھی معاملہ پڑ رہا ہے۔ اور آئندہ بھی معاملہ پڑے گا۔ کہتا ہوں۔ کہ مجھ کو کامل یقین ہے۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود اور مہدی مسعود تھے۔ اور خدا تعالےٰ کے مامور اور برگزیدہ تھے۔

واللہ علےٰ ما اقول شہید

خاکسار میرزا محمود احمد"

ایک صاحب نے عرض کیا کہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں۔ فرمایا اس طرح کسی نے بیعت کی ہے۔ میرے وقت میں بھی۔ مولوی صاحب کے وقت بھی۔ مکرم مولوی عبد اللہ صاحب سنوری نے عرض کیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود کے وقت میں بھی ہوا۔

(بعد نماز مغرب)

جب حضور مغرب کی نماز کے بعد اندر تشریف لے جاتے ہوئے دروازہ کے پاس پہنچے۔ تو ایک صاحب نے عرض کیا۔ کہ حضور مجھے دمہ کا عارضہ ہے۔ جس کیلئے ڈاکٹروں سے بہت علاج کرائے ہیں۔ مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ آپ کوئی علاج بتائیں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ اس سے مجھ کو آرام ہوگا۔ پہلے مجھے دن میں کئی کئی بار دورہ ہوتا تھا۔ لیکن چار پانچ دن سے جو کہ مجھے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ بہت کم دورہ ہوا ہے۔ حضور دوا بھی دیں۔ اور دعا بھی فرمائیں۔

حضور نے فرمایا۔ یہ آپ کا اخلاص ہے۔ مگر میں ڈاکٹر یا طبیب نہیں ہوں۔ آپ یہاں ڈاکٹر صاحب سے مرض کی تشخیص کرائیں۔ ان صاحب نے پھر اصرار کیا۔ کہ حضور ہی دوائی تجویز فرمائیں اسوقت تک میں بہت سے ڈاکٹروں سے علاج کرا چکا ہوں مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

حضور نے فرمایا۔ میں بھی دوائی تجویز کروں گا۔ مگر جو اس علم کے ماہر ہیں۔ پہلے آپ ان سے ملیں۔

۲۸ جنوری ۱۹۲۱ء

کچھ پونے دو بجے حضور جمعہ کے لئے تشریف لائے۔ اور خطبہ جمعہ مختصراً بیان فرمایا۔ بعد نماز جمعہ جب حضور بیٹھے تو میاں جیوا نابینا مالیر کوٹلہ جو بہت معمر ہیں۔ اور اب آنکھوں سے قریباً معذور ہیں۔ اپنی باتیں عرض کرتے رہے۔ اور حضور سُنتے رہے۔ اور آخر میں انہوں نے پوچھا کہ میاں کا کوئی خط آیا ہے کب آئینگے۔ میاں سے انکی مراد جناب نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ ہیں۔ فرمایا کہ ان کا خط آیا ہے۔ شاید اگلے مہینہ میں آئیں۔ میاں جیوا بہت پُرانے احمدی ہیں۔ اور ان لوگوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے حضرت منشی احمد جان صاحب رحمہ اللہ لدھیانوی کے ارشاد پر حضرت مسیح موعود کی بیعت کی تھی۔ یہ پہلے منشی صاحب مرحوم کے مُرید تھے۔

مسجد سے واپس آتے ہوئے فقراء کو حضور نے کچھ خیرات دی۔

عصر کی نماز کے بعد ڈاکٹر محمد عالم صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ کا نکاح فیروزہ بیگم بنت بابو محمد عمر حیات صاحب سے ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اور حسب ذیل خطبہ فرمایا۔

مسنونہ آیات کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں مومن کو اسبات کا ارشاد فرمایا ہے کہ وہ ہر ایک معاملہ میں اپنی ذمہ داری کو ادا کرے گا۔ اور بقیہ اللہ تعالیٰ پر تفویض کر دے گا۔ درحقیقت انسانی اعمال کا دائرہ اتنا وسیع ہے۔ اور اس کا علم اتنا کمزور ہے۔ کہ ہر پہلو کو مدنظر رکھنا ناممکن ہے۔ اور انسان کو اپنے اعمال کے نہایت قلیل حصہ میں دخل ہوتا ہے۔ مثلاً انسان کو ہم دیکھتے ہیں۔ اسکی زندگی کا

ایک حصہ تو ایسا ہے کہ اس کے وجود کے قیام کے لئے اس کو خود کوئی اختیار ہی نہیں ہوتا۔ مثلاً نطفہ کی حالت میں اسکو دخل ہوتا ہے۔ نہ اس سے پہلے۔ اس کو کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ میں جی رہا ہوں۔ نہ کوئی بات اس کے قبضہ میں ہوتی ہے اور اسوقت اسکی حالت مردہ بدست زندہ کی سی ہوتی ہے۔ پیدا ہو کر چند سال تک وہی حالت ناتوانی و کمزوری کی رہتی ہے۔ دو تین سال تک یہ بالکل ماں باپ کے رحم پر ہوتا ہے۔ اور اس کے بعد یہ اپنے مطالبات بہت مختصر طور پر پیش کر سکتا ہے مثلاً بھوک ہے پیاس ہے۔ اس سے زیادہ نہیں اس سے اوپر ترقی کرتا ہے۔ تو انتظام میں کچھ دخل دینا شروع کرتا ہے۔ گو اس کے دخل کو تسلیم نہیں کیا جاتا۔ اور پھر اس سے ترقی کرتا ہے۔ تو بعض باتیں منواتا ہے۔ اور اکثر اس کو دوسروں کی ماننی پڑتی ہے۔ اور اس کو دوسروں کے رنگ میں ڈھلنا پڑتا ہے۔

تو اگر انسانی عمر کی وسط ساٹھ سال مانی جائے۔ تو ان میں سے پندرہ سال تو اس کمزوری اور ناتوانی میں گئے۔ اور باقی ۴۵ رہے۔ ان میں سے بھی پندرہ سونے میں گئے۔ کیونکہ عموماً لوگ ۸ گھنٹے سوتے ہیں۔ باقی تیس سال رہے۔ یہ تیس سال کی زندگی جو بقیہ ہے۔ جب ہم اسپر غور کرتے ہیں کہ اس میں اس کا کتنا دخل ہوتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے اثرات ارضی و سماوی ہیں۔ جو اسپر اپنا اثر ڈال رہے ہیں۔ بہت سے تغیرات دنیا کے خواہ کسی حصہ میں ہوں۔ ان کا اثر ہم تک پہنچتا ہے۔ اور ہمیں معلوم بھی نہیں ہوتا۔ مثلاً یہی انفلوئنزا اسکو ہسپانیہ انفلوئنزا کہتے تھے۔ کہ یہ سپین میں پیدا ہوا۔ مگر ہمارے ملک میں آیا۔ اور اس سے لاکھوں اموات ہوئیں۔ ابتدا میں ہندوستان کا اس میں کوئی دخل نہ تھا۔ لیکن جو دنیا میں تغیر ہوا۔ اس کا اثر یہاں اتنا ظاہر ہوا۔

پس بہت سی مجبوریاں اور بہت سے اثرات ہوتے ہیں۔ جن کے ماتحت اسکو اپنی زندگی کو چلانا پڑتا ہے کبھی قوم و ملک کے حالات ہوتے ہیں۔ کہیں ماں باپ کے اثرات ہوتے ہیں۔ کہیں دوستوں کا اثر ہوتا ہے۔ کوئی نوکری پیشہ ہوتا ہے۔ تو ان کا اثر ہوتا ہے۔ بعض دفعہ خیال کرتا ہے۔ کہ میں اپنے منشا سے کوئی کام کرتا ہوں۔ مگر دراصل اسمیں بھی اسکے منشا کا دخل نہیں ہوتا۔ دوسروں کے اثرات کے ماتحت اس نے اسکو اپنا منشاء بنا لیا ہوتا ہے۔ اور یہ اسپر خوش ہو جاتا ہے۔ بیسیوں دفعہ اسپر ان لوگوں کا بھی اثر پڑتا ہے۔ جن سے اس نے مشورہ نہیں لیا ہوتا۔ جب اس حصہ پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ زندگی کا ایک قلیل حصہ جو چھ ماہ سے زیادہ نہیں بنتا۔ اس کے اختیار میں ہوتا ہے۔

اسی وجہ سے بعض نے کہا ہے کہ انسان کا ایک فعل بھی اپنے اختیار سے نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ بظاہر اسکو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اپنے اختیارات سے کرتا ہے۔ مگر دوسروں کے دباؤ کے نیچے جس کا اسکو علم بھی نہیں ہوتا کام کرتا ہے۔ ان لوگوں نے بالکل اختیار کا انکار کر دیا مگر یہ حد سے بڑھ گئے۔ اور یہ ان کی غلطی ہے۔ ہاں اسمیں شک نہیں۔ کہ بہت سے حصہ عمر میں انسان کے اپنے ارادہ کا دخل نہیں۔ اور جس میں اس کا ارادہ ہے۔ وہ چھ ماہ سے زیادہ نہیں۔ لیکن اس کی ترقی کی خواہشات اور اسکے ارادے بہت زیادہ ہیں۔ اور ادھر اس کی اتنی تھوڑی سی عمر ہے تو یہ امنگ انسان کی کس طرح پوری ہو سکتی ہے اسکو لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یا ایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیداً یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ط ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً۔ (سورہ احزاب رکوع ۹) فرمایا کہ انسان کے اعمال کا بہت حصہ انسان کے دخل و قبضہ میں نہیں۔ بہت سی مجبوریوں میں یہ گھرا ہوا ہے۔ لیکن اسکے قبضہ میں ایک چیز ہے۔ وہ اس کا دل ہے۔ یہ اپنے دل کو صاف کرے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرے۔ دل وہ ہے جسپر کوئی جبر یہ قابو نہیں پا سکتا۔ کوئی زبردستی کسی کے دل میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اور نہ زبردستی کسی کے دل میں کوئی بات ڈال سکتا ہے نہ مجبور کر سکتا ہے کہ جس طرح وہ جو سوچ سکتا ہے وہ سوچے۔ دل کو کوئی جھکا نہیں سکتا۔ اسلئے فرمایا کہ دل تمہارے قبضہ میں ہے۔ تم اس کی اصلاح کرو۔ کیونکہ نہ کوئی زبردستی دل پر قبضہ کر سکتا ہے نہ زبردستی کو دل میں داخل کیا جا سکتا ہے نہ باطل کے آگے جھکایا جا سکتا ہے۔ حکومت کو اسپر قبضہ نہیں طاقت کو اسپر قبضہ نہیں۔ حکومت یہ کر سکتی ہے کہ پھانسی پر لٹکا دے مگر

ایک شخص کو بت کے آگے جھکا سکتی ہیں۔ لیکن جب اسکی گردن جھکی ہوئی ہوگی۔ اس کا دل اس کا مخالف ہوگا۔ پس پہلا فرض دل کی اصلاح ہے۔

دوسری اصلاح زبان کی ہے۔ دل کے بعد زبان پر بہت حد تک قبضہ ہو سکتا ہے۔ منہ پر پٹی باندھی جا سکتی ہے۔ لیکن زبردستی کوئی بات کہلائی نہیں جا سکتی۔ اس لئے فرمایا کہ پہلے دل کی اصلاح کرو دوسرے زبان کو قابو میں رکھو اور ہمیشہ حق بات کہو جب تم یہ باتیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یصلح لکم اعمالکم۔ اللہ تم تمہارے اعمال کو درست کر دیگا۔

یہ وہ گر ہے جس سے انسان اپنی قسمت آپ بنا سکتا ہے یہ گر انسان کے دینی اور دنیاوی کاموں میں ایسا بتلایا ہے کہ پہلے خود دل کی اصلاح کرے اور پھر زبان کو قبضہ میں لائے۔ اور اس کوشش کے بعد خدا اسکے کام درست کر دیگا۔ مثلاً نماز ہے جتنی انسان درست کر سکتا ہے کرے۔ باقی اللہ تعالیٰ کر دیگا۔ اور اللہ تعالیٰ اس رنگ میں کامیاب کر دیگا۔

یہ اسقدر وسیع مضمون ہے کہ ہر ایک معاملہ پر حاوی ہے۔ جب تک انسان اس اصول پر کاربند نہ ہو۔ کامیابی ناممکن ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو تم کر سکتے ہو کرو۔ اسکے کرنے میں کمی نہ کرو باقی ہم کر دینگے۔

یہی گر ہے جو نکاح کے معاملہ میں مدنظر رکھنے کیلئے رسول کریم نے اس آیت کو خطبہ میں رکھا ہے۔ نکاح کا معاملہ بھی اسی قسم کا ہے کہ اسکی بہت سی باتیں انسان کے دخل اور قبضہ سے باہر ہیں۔ اسلئے فرمایا کہ جو تم کر سکتے ہو اپنی طرف سے ٹھیک کرو۔ باقی ہم کر دینگے۔ جن جن معاملات میں انسان اس گر کو مدنظر رکھیگا یعنی جو کام اسکے اختیار میں ہے وہ کرے اور باقی خدا پر چھوڑ دے خدا اسکو ضرور کامیاب کر دیگا۔

(۲۹ جنوری ۱۹۲۱ء مسجد مبارک بعد ظہر)

شیخ احمد اللہ صاحب ہیڈ کلرک دفتر چھاؤنی مجسٹریٹ نوشہرہ نے لندن بغرض تبلیغ جاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ سے ملاقات کی۔ جس جہاز میں شیخ صاحب سفر کرینگے وہ فروری کے پہلے عشرہ میں چلیگا۔

(بعد نماز عصر)

جب حضور نماز عصر کیلئے تشریف لائے اور صف اول میں پہنچے تو جناب شیخ محمد امین صاحب بیرسٹر ایٹ لا لاہور (سابق ممبر) کا گرچہ (؟) مختصر ملاقات ہوئی جو اسی روز دارالامان میں آئے تھے۔

بعد نماز عصر حضور نے ملاقات نہیں فرمائی حضور کے واپس تشریف لیجاتے ہوئے مختلف احباب نے ملاقات کی۔ جب حضور دروازہ کے ایک کی نشست پر جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کا ایک خط پیش کیا جو شام سے انکے نام آیا تھا۔ ایک آدھ منٹ انکے متعلق عربی میں گفتگو رہی

خطبۂ جمعہ

دائرہ تبلیغ وسیع کرو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ

فرمودہ ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء

تشہد اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ:۔

چونکہ آج مجھے اطلاع نہیں دی گئی اسلئے دیر ہوگئی۔ میں ایک ضروری بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ یہ سنت ہے امام کو موذن اطلاع دیتا ہے۔ مگر ہمارے ہاں اس سنت پر کم عمل ہوتا ہے۔ بعض دفعوں میں ہوتا بھی ہے۔ اس کا خیال رکھنا چاہیئے۔

کام کرنے سے ہی ہوگا

سورہ فاتحہ ہمیں ایک خاص فرض کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ مگر اس کی طرف بہت لوگ توجہ نہیں کرتے۔ میں نے بہت نصیحت کی ہے اور بارہا توجہ دلائی ہے۔ کہ کام کرنے سے ہی ہوتے ہیں۔ بیٹھنے سے کوئی کام نہیں ہو جاتا۔ اور بڑے کام بہت سے لوگوں کے کرنے سے ہی ہوتے ہیں۔ بیس آدمیوں کا کام دس نہیں کر سکتے۔ نبی بھی بشریت کے لحاظ سے ایک سے زیادہ کا کام نہیں کر سکتا نبی ایک وقت میں ایک ہی طرف دیکھ سکتا ہے۔ دوسری طرف نہیں دیکھ سکتا۔ ایک وقت میں ایک ہی سے باتیں کر سکتا ہے۔ دوسرے سے نہیں کر سکتا۔ بس نبی بھی بشریت سے آزاد نہیں ہوتے۔

تبلیغ محض علماء کا کام نہیں

تبلیغ کا سلسلہ ایک دو چار علماء سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ اس کا تعلق ہر ایک شخص سے ہے۔ اور ہر ایک شخص تک تبلیغ تبھی پہنچ سکتی ہے۔ جب ہر شخص پہنچائے ایک عالم سب تک کیسے پہنچ سکتا ہے۔ لیکچر ایک وقت میں بہت سے لوگوں کو سنایا جا سکتا ہے۔ اور ایک کتاب لاکھوں تک میں اثر رکھتی ہے۔ مگر سوال تو یہی ہے کہ سب کو لیکچر کیونکر سنائے جائیں۔ اور کتاب کیونکر پہنچائی جائے۔

میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی آواز چھ سات ہزار کے مجمع کو سنا سکتا ہوں۔ جتنے اسوقت مسجد میں ہیں۔ ان سے پانچ۔ چھ۔ سات گنے بھی اگر ہوں۔ تو ان تک میری آواز پہنچ سکتی ہے۔ لیکن اسوقت تو اتنوں کو نہیں پہنچ رہی کیونکہ اسوقت اتنے آدمی نہیں ہیں۔ اور باقی خلا ہے اسی طرح سوال ہوتا ہے۔ کہ کتاب پہنچے کیونکر؟

اسوقت قرآن کریم اور حضرت اقدس کی کتابیں ہمارے پاس ہیں۔ اور اسوقت اردو بولنے اور سمجھنے والے پندرہ بیس کروڑ لوگ ہندوستان میں ہیں۔ جو ان کتابوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مگر کس طرح؟ اسی طرح کہ ان کو ان تک پہنچایا جائے۔ ورنہ کتابیں خود تو اڑ کر کسی کے پاس جاتی نہیں۔ یا مثلاً حضرت اقدس ؑ کی عربی کی کتابیں ہیں اور عربی زبان اسوقت عرب میں۔ عراق عرب میں۔ شام میں۔ مصر میں۔ الجزائر میں۔ مراکش میں۔ ٹیونس میں بولی جاتی ہے۔ اور اور بھی علاقے ہیں۔ جنمیں عربی رائج ہے۔ ان کو کتابیں کس طرح فائدہ پہنچا سکتی ہیں۔ کتاب خود نہیں کہہ سکتی کہ مجھے پڑھو۔ نہ واعظ ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں کہ آؤ اور ہمارا وعظ سنو۔

تبلیغ کیونکر عام ہو سکتی ہے

سنانے کا طریق یہی ہے کہ ہر ایک شخص کو مخاطب کیا جائے۔ اور اسکو سنایا جائے۔ واعظ چونکہ محدود ہوتے ہیں۔ وہ ہر شخص کے پاس نہیں پہنچ سکتے۔ واعظ کسی وقت جا کر ایک جگہ لیکچر دے سکتے ہیں۔ مگر کوئی سن لیگا اور بہت سے نہیں سنینگے۔ پس ہر شخص کو تبلیغ کرنے کا کام نہ واعظوں سے ہو سکتا ہے نہ کتابوں سے۔ بلکہ ہر فرد کو تبلیغ صرف اور صرف افراد ہی کر سکتے ہیں۔ ورنہ کتابوں اور واعظوں کا وجود معطل ہے۔ تحریک پیدا کرنا ہر شخص کا فرض ہے۔ جب تک سب کے سب افراد اس کام میں زور سے حصہ نہیں لینگے۔ ہمارا کام محدود رہے گا۔

موجودہ رفتار سے کتنے عرصہ میں دنیا احمدی ہوگی

اب سال میں نئے مبائعین کی اوسط قریباً تین ہزار ہوتی ہے۔ اخبار میں تو تھوڑے ہی نام شائع ہوتے ہیں۔ کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ گھر کا کوئی بڑا بیعت کرتا ہے اور سمجھا جاتا ہے کہ میری بیعت میں گھر کے سب لوگوں کی بیعت شامل ہے۔ تو بیعت کرنے والوں کی اوسط فی سال تین ہزار ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں۔ ایک ہزار سال میں تیس لاکھ آدمی احمدی ہونگے۔ اور اگر دنیا کی عمر ایک لاکھ سال ہو۔ تو سارے ہندوستان کی موجودہ آبادی احمدی ہوگی۔ اور باقی سب دنیا محروم رہیگی۔ مگر جیسا کہ خیال ہے۔ کہ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے۔ اور ہم اس حساب سے آخر میں پیدا ہوئے ہیں۔ تو ایسی حالت میں اگر قریباً ۱۵ عمریں دنیا کی اور ہوں۔ تب ہم صرف ہندوستان کو احمدی بنا سکتے ہیں۔ اور ساری دنیا کو احمدی بنانے کے لئے جس قدر عرصہ چاہیئے۔ وہ ظاہر ہے۔ پس موجودہ رفتار کے لحاظ سے اتنے لمبے عرصہ کی ضرورت ہے۔ جو لاکھوں سال بنتا ہے۔ اور وہ بھی اس صورت میں کہ ہم موجودہ رفتار ترقی سے بھی نہ گر جائیں۔ اور اگر ہماری یہ رفتار نہ رہے۔ اور دنیا کی نسل بڑھتی جائے۔ تو اس سے بھی بہت زیادہ عرصہ دنیا کو مسلمان بنانے کے لئے درکار ہوگا۔ اور اگر دنیا کی عمر باقی صرف پانچ سو سال ہو۔ جیسا کہ خیال کیا جاتا ہے تو پھر تمام دنیا کو اسلام کے حلقہ میں لانا موجودہ رفتار کے ساتھ خیال محال ہے۔ جو مجنونانہ خیال سے بھی بڑھا ہوا ہے۔

یہ نقص کیوں ہے؟ اس کی وجہ یہی ہے کہ تمام افراد کے اندر تبلیغ کی تحریک نہیں۔ ہمارے مبلغ محدود دائرے میں پہنچ سکتے ہیں۔ مثل ہے۔ چراغ تلے اندھیرا۔ دنیا میں تو نہیں معلوم اس کی صداقت کہاں تک ہوگی۔ مگر ہمارے معاملہ میں اس مثل کی صداقت میں شک نہیں۔ ابھی قادیان تک کو ہم نے فتح نہیں کیا۔ اور یہاں ہمارے ایسے دشمن ہیں۔ جو باہر والوں سے کہیں زیادہ ہیں۔ پھر قادیان کے ارد گرد احمدی ہوئے ہیں۔ مگر بہت کم۔ اور وہ بھی ایسے ہیں کہ عموماً یہ ارد گرد کے احمدی باہر کے نیم احمدیوں سے بھی بدتر ہیں۔ باہر کے تحقیق کرنے والے جو ابھی احمدی نہیں ہوئے۔ محبت و اخلاص میں ان سے بڑھے ہوئے ہونگے گویا یہ اندھیرے میں اندھیرا نظر آرہا ہے۔

اسکی وجہ یہی ہے۔ کہ افراد توجہ نہیں کرتے۔ اور ہر ایک شخص خیال کرتا ہے۔ کہ میں ہی ایک مستقل وجود ہوں۔ اور میری

ہی خدا کو ضرورت تھی ۔ جو پوری ہو گئی ۔ گویا وہ خیال کرنے لگتا ہے ۔ کہ میرے ہی لئے خدا نے مسیح موعود کو بھیجا تھا اور میرے احمدی ہونے سے وہ غرض خدا کی پوری ہو گئی ۔ حالانکہ یہ غلط ہے ۔ مسیح موعود کا مشن سب دنیا کے لئے تھا ✤

تبلیغ ہر احمدی کا فرض ہے

میرا منشاء ہے کہ آئندہ سے ہمارے افراد اس طرف بہت توجہ کریں ۔ ہر ایک شخص کو سمجھنا چاہیئے ۔ کہ یہ حکم اسی کو ہے ۔ یہ نہ سمجھے ۔ کہ غیر کو ہے ۔ یہ قاعدہ ہے کہ مثلاً میں اسوقت اگر کہوں کہ فلاں چیز لاؤ تو ممکن ہے کہ کوئی بھی نہ اُٹھے ۔ اور ہر ایک خیال کرے کہ دوسرا اُٹھیگا لیکن اگر میں نام لے دوں ۔ تو وہ فوراً لے آئیگا ۔ پس تبلیغ کے متعلق بھی ہر ایک شخص کو حکم عام سمجھنا چاہیئے اور اپنے ہی نفس کو اس حکم کا مخاطب جاننا چاہیئے اور سمجھنا چاہیئے ۔ کہ یہ حکم مجھے ہی بجالانا ہے ۔ اور اگر تم سب کے سب اسپر عمل بھی شروع کر دوگے ۔ تو تم کامیاب ہو جاؤ گے ۔ اور اگر صرف ارادہ ہی کرو گے ۔ تو پھر کامیابی محال ہے ۔ کیونکہ بہت ارادے بھول جاتے ہیں ۔

جیسا کہ میں نے جلسہ پر اعلان کیا تھا ۔ اس دفعہ ارادہ ہے کہ ہر جماعت کے لئے جس طرح چندہ ہوتا ہے ۔ اسی طرح یہ بھی ہو ۔ کہ ہر ایک جماعت کم از کم اتنے آدمیوں کو سلسلہ میں داخل کرے ۔ اگر اسی طرح پہلے سال اس سے زیادہ پھر اس سے زیادہ توجہ ہوگی تو چند ہی سال میں ہماری تبلیغ کہیں سے کہیں پہنچ جائیگی ۔

پہلے قادیان والے نمونہ بنیں

سب سے پہلے میں یہاں کے دوستوں کو مخاطب کرتا ہوں ۔ اور ان کو نصیحت کرتا ہوں ۔ کہ اس بارے میں کوشش کریں ۔ میں عنقریب اعلان کرنیوالا ہوں کہ کم سے کم ہر جماعت اتنے آدمیوں کو سلسلہ میں داخل کرے گی یہاں کے لوگوں کو چاہیئے ۔ کہ پہلے یہ نمونہ بنیں ۔ اور ایک انتظام کریں ۔ اور مقامی انجمن کے سکرٹری سے ملکر انتظام کریں پہلوؤں کی دو تقسیم کریں ۔ ایک تبلیغ کے لئے ہوں کہ وہ غیر احمدیوں کو احمدی بنائیں ۔ دوسرے احمدیوں کی تربیت کریں ۔ اور ان کو عمل سکھائیں ۔ اور دین کے لئے محبت و جوش اور خلوص پیدا کریں ۔ یہاں چونکہ ہماری تعداد زیادہ ہے ۔ اسلئے بہت دفعہ اسلئے بھی ارد گرد کے لوگ داخل ہو جاتے ہیں ۔ اور خیال کرتے ہیں کہ چلو اس جماعت میں شامل ہوں ۔ مگر ان میں پورا پورا اخلاص اور جوش پیدا نہیں ہوتا ۔ کیونکہ ان کا کچھ نقصان نہیں ہوتا ۔ ان کو احمدی ہونے پر تکلیفیں نہیں پہنچتیں ۔ باہر کے لوگ جو ہر طرف مخالفین میں گھرے ہوتے ہیں ۔ جب سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں ۔ تو سمجھ لیتے ہیں کہ ہمیں ہر قسم کی مصیبت اُٹھانی پڑے گی ۔ اور پھر جوش اور اخلاص کو داخل ہوتے ہیں ۔ کیونکہ جب تک مصیبتیں نہ پڑیں ۔ اخلاص نہ پختہ ہوتا ہے نہ ظاہر ہوتا ہے ۔ پس یہاں بہت دفعہ بے سوچے لوگ بھی داخل سلسلہ ہو جاتے ہیں ۔ اسلئے ضرورت ہے ۔ کہ انکی بھی تربیت کی جائے ۔ پس باقاعدہ جد و جہد ہونی چاہیئے ۔ تاکہ قادیان سے تو فارغ ہو جائیں ۔

غیر مذاہب کے لوگوں میں بھی تبلیغ کرو

ایک کمی یہ رہ جاتی ہے کہ یہاں غیر مذاہب کے لوگوں کو تبلیغ نہیں کی جاتی ۔ خصوصاً ہندوؤں اور سکھوں میں ۔ باہر بھی تقریباً ایسا ہی ہوتا ہے ۔ مسیح موعود کی آمد غیر احمدیوں ہی کے لئے نہ تھی ۔ بلکہ عیسائیوں یہودیوں سکھوں ۔ ہندوؤں غرض سب کے لئے تھی ۔ اسلئے ان سب میں بلکہ ان قوموں میں تبلیغ ہونی چاہیئے ۔ جو چوہڑے چمار ہیں ۔ اس کے لئے باقاعدہ اور پوری جد و جہد کی ضرورت ہے یہ مقابلہ ہو گا ۔ تو جوش بھی پیدا ہو گا ۔ اور اصلاح بھی ہوگی پس سب سے پہلے یہاں کے لوگ نمونہ بنیں ۔ اور اپنی کوشش سے کام لیں ۔

اللہ تعالےٰ ہمیں اس صداقت کے سمجھنے اور دنیا تک پہنچانے اور عمل کرانے کی توفیق دے ۔ ہماری زبان اور کوشش میں برکت ڈالے ۔ اور جو لوگ ہمارے ذریعہ داخل ہوں ۔ ان کی کوششوں بھی برکت پڑے ۔ اور وہ ہم میں کسی نقص پیدا کرنے کا موجب نہ ہوں ۔

آمین

فصل نیشکر کو دیمک سے بچانے کا علاج

نتیجہ تجربات بابو ہری رام سنگھ صاحب سپرنٹنڈنٹ سرکاری زراعتی فارم سہارنپور

گنے کی پنگولیاں (گنڈیریاں) بونے سے پہلے نیلا تھوتھا اور نیج کے پانی میں بھگوئی گئیں ۔ نیلا تھوتھا اور نیج ہر ایک بوزن دو سیر پیس کر رکھ لیا گیا ۔ جو کہ تین ایکڑ زمین کے لئے کافی ہوتا ہے ۔ استعمال کرنے کے وقت اس سفوف میں سے آدھ سیر لے کر قریب دس سیر ٹھنڈے پانی میں ایک ناند میں گھولا گیا ۔ اور پنگولیوں کے سرے اس پانی میں ڈبو ڈبو کر فوراً بو دے گئے ۔ یہ بات تجربے سے معلوم ہوتی ہے ۔ کہ دوائی مذکور میں ڈبونے کے بعد اگر کچھ دیر کے لئے پنگولیاں خشک ہونے کے لئے چھوڑ دی جائیں ۔ تو آنکھوں کے جمنے کی طاقت کم ہو جاتی ہے پلیوا کرنے کے بعد زمین نیشکر کے لئے طیار کی گئی ۔ اور ایک ٹکڑے میں پونڈا معمولی طریقے سے بویا گیا اور دوسرے ٹکڑے میں نالیوں میں بویا گیا ۔ بونے کے بعد پودے ایک ماہ کے بعد پہلا پانی لگایا گیا ۔

شروع جون میں کچھ اثر دیمک کا ظاہر ہوا ۔ اُسوقت ان کی جڑوں میں وہی دوائی چھڑکی گئی ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ۔ کہ پھر دیمک سے کوئی نقصان نہیں ہوا اور پودے اچھی طرح بڑھتے رہے ✤

۱۹۱۸ء میں فارم مذکور میں نیشکر کی فصل کو دیمک سے بہت نقصان ہوا تھا ۔ یہاں تک کہ ۳½ ساڑھے تین بیگھہ نیشکر جو فارم میں بویا ہوا تھا ۔ کل مارا گیا ۔ صرف چند گنے بچے تھے ۔ نیز ۱۹۱۹ء میں ۳ ۔ ایکڑ نیشکر کے ایک کھیت میں سے ۱½ ایکڑ کو بالکل نہیں مارا گیا تاہم ایک طرف سے دیمک نے بالکل خراب کر دیا تھا اور باقی ۱½ ایکڑ میں سے تین چوتھائی کے قریب حصہ بالکل خراب ہو گیا تھا

اس سال اگرچہ جمنے کے وقت دیمک کا اثر ظاہر ہوا ۔ لیکن اس سے کچھ نقصان نہیں ہوا ۔ باوجودیکہ نیشکر کی فصل بالکل اس کھیت سے ملی ہوئی تھی ۔ جو دیمک نے گذشتہ سال میں خراب کر دیا تھا ۔ (مفید الزارعین)

ناظر امور عامہ ۔ قادیان

اشتہارات

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے۔ نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

میں اعلان کرتا ہوں ۳۷/۸

میرے پاس اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ ہے

اس ممیرے کی تصدیق مسیح علیہ السلام اور خلیفہ اوّل نے کی آپ نے فرمایا۔ کہ یہ وہ چیز ہے۔ جس سے لوگ ہزار ہا روپے کماتے ہیں۔ اس کے بعد میں نے الحکم اور اخبار بدر اور ریویو میں اعلان کیا قریباً سترہ اٹھارہ سال سے میرا اپنا بھی تجربہ ہے۔ کہ آنکھ کے ہر ایک مرض کیلئے مفید ہے۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سرخی۔ اور ابتدائی موتیا بند۔ کمزوری بصر۔ مقوی نظر ہے۔ جس کی آنکھوں سے پانی بہتا ہو۔ یا کسی موسم میں دکھنے آتی ہوں۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔

ست سلاجیت اصلی میرے پاس موجود ہے

قسم اوّل عہ فی تولہ۔ قسم دوم جو نرم ہوگی۔ اور شیشی میں آئیگی۔ ۸ رتی تولہ ہوگی۔ اسکے فوائد جو محیط اعظم میں بیان ہیں۔ وہ یہ ہیں نقل از محیط اعظم۔ مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع [illegible] طعام قالع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر۔ و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت۔ فساد بلغم۔ و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ ضعف مثانہ و کثرت پیشاب و سیلان [illegible] دیموست (یعنی خشک بدن ہو) درد مفاصل و درد کمر وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے استعمال ایک ماشہ سے لیکر تین ماشہ تک شام کے وقت دودھ کے ساتھ کھائیں۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی و پشاوری۔ اور ہر قسم کا پشاوری کلاہ زری و سادہ مل سکتے ہیں۔

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر تاجر

قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

انجینیرنگ سکول لدھیانہ ۱/۱۲

صرف دو سال میں اس اسکول کی حیرت انگیز ترقی ملاحظہ ہو

اپریل ۱۹۱۸ء میں صرف سب اوورسیر کلاس کھولی گئی تھی۔ جس میں اسی سال اسی (۸۰) طلباء داخل ہوگئے۔ دوسرے سال تعداد طلباء ایک سو پچیس (۱۲۵) ہوگئی۔ اکتوبر ۱۹۱۹ء سے اوورسیر کلاس بھی کھول دی گئی۔ جس میں اسوقت تک ستر طلباء داخل ہوئے۔ جنوری ۱۹۲۰ء سے ڈرافٹسمین کلاس بھی کھول دی گئی۔ جس کے داخلہ کے لئے بہت سی درخواستیں آرہی ہیں۔ اکثر انجینیر صاحبان نے اسکول کا معائنہ کر کے نہایت اچھے ریمارکس لکھے۔ اسکول میں اسوقت نہایت قابل اور تجربہ کار ٹیچرز کام کرتے ہیں۔ ہزاروں روپے کا سامان ڈرائنگ۔ سرویئنگ اور ٹائپ رائٹنگ وغیرہ کا کام موجود ہے۔ انجینیرنگ ڈیپارٹمنٹ کے افسر وقتاً فوقتاً طلباء کو ملازمت کیلئے بھی ہم سے طلب فرمایا کرتے ہیں۔ غرض یہ اسکول پبلک اور ڈیپارٹمنٹ کی قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔ اسکول کے مفصل قواعد معہ نقول سرٹیفیکیٹ آدھ آنے کا ٹکٹ آنے پر مل سکتی ہیں۔

المشتہر۔ سید ارادت حسین منیجر و لالہ سکھپال انجینیر پرنسپل

تین عجیب تحفے ۱/۱۲

انگوٹھی نمبر ۱۔ خالص چاندی کی انگوٹھی خوشنما اور دلفریب ہونیکے علاوہ نہایت عجیب اور متبرک بھی ہے۔ کیونکہ اس کے نگینہ پر نہایت حیرت انگیز طریق سے بہت ہی باریک حروف میں صرف اتنی ذرا سی ▭ جگہ میں تمام سورہ الحمد شریف ایسی کاریگری اور صفائی کے ساتھ تحریر ہے۔ کہ دیکھ کر آدمی حیران ہو جائے۔ اور بغیر دیکھے ہرگز یقین نہ آئے باوجودیکہ باریک لکھا ہوا ہے۔ مگر ہر لفظ بالکل صاف پڑھا جاتا ہے۔ قیمت عہ فی انگوٹھی۔ الحمد شریف کے نیچے اگر خریدار اپنا نام بھی لکھوائے تو عہ

انگوٹھی نمبر ۲۔ چاندی کی یہ خوشنما اور خوبصورت انگوٹھیاں خاص احمدیوں کے لئے تیار کرائی گئی ہیں۔ ان کے چھوٹے سے نگینہ پر حضرت مسیح موعود کا سب سے پہلا اور نہایت مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ مع ترجمہ کے ایسی صفائی باریکی اور خوشنمائی کے ساتھ تحریر ہے جسے دیکھ کر دل باغ باغ اور طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ قیمت عہ فی انگوٹھی۔ خریدار اپنا نام بھی انگوٹھی پر لکھوائے تو عہ

پتہ :- شیخ محمد اسمٰعیل احمدی پانی پت

دوائی خانہ احمدی بنگا کلاں

(۱) تریاق حقہ چھوڑانے والا آگیا:- اس تریاق کے استعمال سے حقہ بہت جلد چھوٹ جاتا ہے۔ پیٹ وغیرہ میں کسی امر کی تکلیف نہیں ہوتی۔ قبض کی بھی تکلیف نہیں رہتی قیمت عہ دو ماہ کیلئے۔ (۲) خضاب احمدی :- مجرب عمدہ ۵ منٹ میں بال سیاہ ہو جاتے ہیں۔ سیاہی بالوں کی ایک ماہ تک رہتی ہے۔ اگر بال سیاہ نہ ہوں تو قیمت واپس لو۔ قیمت شیشی عہ (۳) امن ہمتہ رس۔ قیمت ۳۲ گولیاں عہ یہ خاص کر درد دل کیلئے مجرب ہیں۔ ہر قسم بیماری کیلئے۔ طاقت بہت پیدا ہوتی ہے (۴) سرمہ ہر قسم کی کراماتی ڈبی۔ یعنی شیشہ عہ اس سے ہر قسم کا علاج بہت علاج کیا جاتا ہے۔ بذریعہ معمول ہر قیمت فی شیشی ہر ماہ عہ سرمہ عہ (۵) بہار گلشن مہندی بطرز مشہور والی بڑی بہار دیسے۔ قیمت [illegible] ایمان قیمت ۱ہر دو رسالہ کیلئے ٹکٹ ۲/ آنہ کے آنے پر ارسال ہوجائیگی مفت تقسیم کیلئے ۱۶ عدد محصول ذمہ خریدار۔ پتہ:- حکیم رحمت اللہ احمدی۔ موضع بنگا کلاں ضلع امرتسر تحصیل اجنالہ ڈاکخانہ [illegible] براستہ راجہ سانسی

حمائل شریف فیروزپوری ۱/۱۲

یہ مشہور معروف حمائل جو مطبع فیض بخش شہر فیروزپور میں چھپی تھی۔ جس کا حجم ۴۸۴ صفحات ہے۔ اور اس حمائل کا سائز ۵x۷ انچ اور کاغذ اس کا سفید ولائتی چکنا۔ چھپائی نہایت عمدہ ہر لفظ علیحدہ علیحدہ لکھا ہوا ہے۔ حاشیوں پر آیتوں کے نمبر دیئے ہوئے ہیں۔ شروع صفحات میں سورتوں کی فہرست درج ہے اور سب سے بڑھ کر یہ خوبی ہے۔ کہ اس کے آخر میں مکمل فہرست مضامین دی ہوئی ہے۔ غرض یہ نہایت خوبصورت حمائل ہے۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک پڑھنے میں آسانی ہے۔ بہت روز سے نایاب تھی۔ اور دوستوں کو اسکی بڑی تلاش تھی۔ اتفاقاً دستیاب ہوگئی ہے۔ جلدی کریں۔ قیمت مجلد [illegible] بلا جلد [illegible]

المشتہر

خاکسار محمد یامین تاجر کتب قادیان

ہندوستان کی خبریں

قرآن مجید کے اوراق دریا میں ہمدم لکھتا ہے۔ بہار شنبہ و پنجشنبہ گذشتہ کو (غلط ذیل) کے بڑے بڑے بنڈل اور متفرق پرچے دریائے گومتی میں بہتے ہوئے دیکھے گئے۔ چند طلباء دار العلوم ندوہ جو دوپہر کے بعد وضو کرنے کی غرض سے دریا پر گئے۔ انھوں نے ان کاغذات کو دیکھا۔ اور بعض لڑکوں نے دریا میں کود کر ان کو نکالا۔ مرئی محل والے پل کے زیریں شوالہ کے متصل اسی قسم کے اوراق کا ڈھیر دیکھا۔ جس کو انہوں نے حاصل کر لیا۔ دار العلوم ندوہ میں دریا سے برآمد کئے ہوئے ان اوراق کا ایک انبار لگ گیا۔ اور طلباء ان میں سے قرآن مجید کے نسخے مرتب کر رہے ہیں۔ چنانچہ بعض نسخے مرتب بھی ہو گئے ہیں۔ اور بعض کتابیں مثلاً شرح اشارات و دلائل الخیرات قریباً سالم دستیاب ہوئی ہیں۔ بعض اوراق پر مطبع نولکشور کا نام چھپا ہوا ہے۔

ڈیوک آف کناٹ کلکتہ میں کلکتہ۔ ۲۸ جنوری۔ ڈیوک آف کناٹ اور ان کا عملہ آج دوپہر کو ہوڑہ سٹیشن پر پہنچے۔ سٹیشن پر انگریز مرد اور عورتوں کی اچھی خاصی بھیڑ تھی۔ ہوڑہ سٹیشن سے گورنمنٹ ہاؤس تک دو میل کا راستہ تماشائیوں سے پر تھا۔ جو کہ شاہ انگلستان کے قائمقام کا نہایت سرگرمی سے خیر مقدم کرتے تھے۔

شاہی جلوس دیکھنے کے لئے جو ہجوم جمع تھا۔ اس نے ایک دو جگہ مسٹر گاندھی کی جے کے نعرے بھی لگائے۔

کلکتہ میں ہڑتال مکمل رہی کلکتہ ۲۹ جنوری۔ عدم تعاون کے پرچار کے نتیجے کے طور پر آج صبح سے لیکر تین بجے تک شمالی اور مرکزی کلکتہ میں مکمل ہڑتال رہی۔ تمام دوکانیں اور بازار بند تھے۔ اور ہر طرح کی گاڑیوں کی آمد و رفت بند تھی۔ عملی طور پر شہر کی تمام کاروبار کی جگہ بند رہیں۔ صرف چند کرایہ کی گاڑیاں جنھیں ہندوستانی یا یوروپین چلا رہے تھے۔ دستیاب تھیں۔

دیانند کالج یونیورسٹی سے الحاق نہیں توڑ سکتا۔ ۲۷ جنوری کو ڈی اے وی کالج کی انتظامی کمیٹی کے مقامی ممبروں نے جلسہ کر کے یہ ریزولیوشن پاس کیا کہ یہ جلسہ متفقہ طور پر اپنی اس رائے کو ضبط تحریر میں لاتا ہے۔ کہ منتظم کمیٹی کے مقامی ممبر ڈی اے۔ وی کالج کا یونیورسٹی سے تعلق رکھنے کے خلاف ہیں۔

سکرٹری خلافت کمیٹی جھانسی کی گرفتاری مولوی ہادی سکرٹری خلافت کمیٹی کو گذشتہ شب دفعہ ۱۵۳۔ الف قانون تعزیرات ہند کی رو سے مقامی حکومت نے گرفتار کر لیا ۔

طلباء کلکتہ کی ہڑتال کلکتہ۔ ۲۷ جنوری۔ طلباء کی ہڑتال کی حالت بدستور ہے۔ مسٹر گاندھی کی موجودگی سے سرگرمی قائم ہے۔ کل کلکتہ میں دو جلسے ہوئے۔ جن میں طلباء پر کالج چھوڑنے کے لئے زور دیا گیا میڈیکل کالج اور کیمبل میڈیکل سکول میں طلباء کی حاضری بہت تھوڑی ہے۔ مفصلات میں اور کالجوں اور سکولوں کے بند ہونے کی خبر آئی ہے۔

حکومت پنجاب (وزارت تعلیم) نے ڈاکٹر اے بی اروڑہ ہیلتھ آفیسر لاہور۔ ڈاکٹر ایس۔ این مازدان ہیلتھ آفیسر امرتسر۔ ڈاکٹر جی۔ ای۔ سہگل ہیلتھ آفیسر جالندھر مسٹر ایم بے ٹھاکر ہیلتھ افیسر گوڑ گاؤں۔ ڈاکٹر اللہ جھیا اور رائے بہادر ہیرا لال میڈیکل پریکٹشنر لاہور کو صحت عامہ کے سرکاری شعبہ کا ممبر نامزد کیا ہے۔

حکیم سمیع اللہ کے انبالہ چھاؤنی سے اخراج کا حکم۔ انبالہ ۲۰ جنوری۔ انبالہ چھاؤنی کے مشہور مبلغ خلافت۔ حکیم سمیع اللہ کو زیر دفعہ ۱۱۲ حکم ملا ہے۔ کہ حدود چھاؤنی سے نکل جائے نہ اس کے مقدمہ کی سماعت کی گئی ہے اور نہ ہی اسے جوابدہی کا موقع دیا گیا ہے

بنگالی میں ریزولیوشن نامنظور بنگال کی قانونی کونسل کے ایک مسلمان ممبر نے بنگالی زبان میں ایک ریزولیوشن پیش کرنے اور کئی سوالات دریافت کرنے کا نوٹس دیا تھا۔ مگر اسے اطلاع دی گئی ہے۔ کہ قواعد کارروائی میں یہ قرار دیا گیا ہے۔ کہ کونسل کی سرکاری زبان انگریزی ہوگی۔ اور اسلئے یہ نوٹس خلاف قانون ہے۔

تعلیم چھوڑ کر سوراجیہ کی اشاعت مسٹر پٹیل سابقہ سکرٹری انڈین نیشنل کانگریس کی حال کی تقریر سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ قومی تعلیم پر زیادہ ایمان نہیں رکھتے۔ بلکہ ان کا خیال ہے۔ کہ جو طلباء تعلیم کو خیرباد کہدیں۔ وہ فوراً گاؤں میں جا کر سوراج کا چرچا شروع کر دیں۔

بچوں کی خیر خواہ سوسائٹی بمبئی ۲۷ جنوری۔ ویسٹرن انڈیا ٹرف کلب نے بمبئی احاطہ کی بچوں کی خیر خواہ سوسائٹی کو ایک لاکھ روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔

پٹنہ میں طلباء کا عدم تعاون پٹنہ۔ ۲۸ جنوری۔ بہار نیشنل کالج کے طلباء کی ایک جماعت نے آج صبح تحریک عدم تعاون کی حمایت میں کالج چھوڑ دیا۔ انمیں سے بعض نے دروازہ پر کھڑے ہو کر ان طلباء کو اپنے اثر میں لانے کی کوشش کی۔ جو کالج میں حاضر تھے۔ لیکن پرنسپل کے سمجھانے سے باہر آ گئے۔ اور پٹنہ کالج اور نئو کالج کی طرف چلے گئے۔

ایکٹ مطابع کی ترمیم کا ریزولیوشن دہلی ۲۸ جنوری۔ ڈاکٹر ایچ ایس۔ گور (صوبہ متحدہ) مسودہ قانون پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ خاص شادیوں کے قانون سنہ ۱۸۷۲ء کو ترمیم کیا جائے۔ اس کے لئے انھوں نے اجازت طلب کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ مسٹر ٹی وی نیتاگری آئیر (مدراس) بھی مسودہ قانون پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ اخبارات سنہ ۱۹۱۸ء کو منسوخ اور ایکٹ مطابع سنہ ۱۹۱۰ء کو ترمیم کیا جائے۔ آپ نے بھی اجازت طلب کرنے کا نوٹس دیا ہے۔

خریداران تشحیذ الاذہان کو اطلاع

۵ فروری کا رسالہ ان تمام خریداران تشحیذ کے نام جنکی قیمت ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء یا اس سے پہلے ختم ہوتی ہے حسب معمول سنہ ۱۹۲۱ء تک کی پیشگی قیمت یا بقایا وصول کرنے کے لئے وی پی ہوگا۔ مہربانی فرما کر سب دوست وصول فرما کر تشحیذ کی امداد فرمائیں اور وی پی انکاری سے نقصان نہ پہنچنے دیں۔ تشحیذ مقررہ حجم پر نہایت اہتمام سے ٹھیک تاریخ پر شائع ہوتا ہے کبھی کوئی پرچہ لیٹ نہیں ہونے دیا اور مضامین ایسے ہوتے ہیں جو معلومات میں اضافہ کریں اور مباحثات و تبلیغ میں امداد دیں اسلئے یہ توقع کی ہے کہ اسکی واجبی قیمت ۱۰/ ادا کر دی جائیگی اور آئندہ خریداری جاری رہیگی کوئی بے دیا

منیجر تشحیذ قادیان

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

صدر جمہوریہ آئرلینڈ کس طرح آئرلینڈ پہنچا

فلیڈلفیا ۔ ۲۶ ر جنوری ۔ امریکہ سے ڈی ویلرا صدر جمہوریہ آئرلینڈ کس طرح بھیس بدلکر گیا ۔ اس کا پتہ اس کہانی سے چلتا ہے ۔ جو اخبارات میں شایع ہوئی ہے جس میں بتایا گیا ہے ۔ کہ جہاز میں مال لانے والی کشتی کے کپتان نے جو انگلستان سے ابھی ابھی واپس آیا ہے ۔ ڈی ویلرا کا فوٹو شناخت کیا ہے ۔ جو بعینہٖ اس بھیس بدلنے والے کے مشابہ ہے ۔ جو اس کے گذشتہ سفر انگلستان میں اس کے پاس ملازم تھا ۔

اتحادی کانفرنس کے فیصلے

بالٹی سلطنتوں کی تسلیم حکومت

پیرس ۔ ۲۶ ر جنوری ۔ آج بعد دوپہر جو اعلان شایع ہوا ہے ۔ وہ مظہر ہے کہ کانفرنس نے استھونیا اور لٹویا کی حکومت کو فی الفور قانونًا تسلیم کئے جانے کا فیصلہ کیا ہے ۔ لتھونیا کی حکومت کو تسلیم کئے جانے کے سوال کو ہمدردانہ نگاہ سے دیکھا جاتا ہے ۔ لیکن ابھی فیصلہ نہیں کیا گیا ۔ جب تک کہ مجلس اقوام ولنا کا فیصلہ نہ کرے ۔

کانفرنس جارجیا کی حکومت کو قانونًا تسلیم کرنے کے بالکل حق میں ہے ۔ بشرطیکہ جارجیا ایسی درخواست پیش کرے ۔ فوجی ماہرین کی رپورٹ پر کانفرنس کل فیصلہ کریگی ۔

عراق عرب

عراق عرب کی حالت

لنڈن ۲۷ ر جنوری ۔ سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ عراق میں امن قائم ہو گیا ہے ۔ قبائل ہتھیار ڈال رہے ہیں ۔ ہندوستانی زاید فوجیں اب جلد واپس بھیج دی جائینگی ۔ اور غالبًا مارچ کے اخیر تک تمام زائد فوجیں ملک کو خالی کر دیں ۔

متفرق خبریں

لنڈن میں کانفرنس ترکی کے متعلق

لنڈن ۲۶ ر جنوری ۔ وزراء کی کانفرنس نے ان امور کو پیش نظر رکھکر کہ یونان میں شاہ قسطنطین واپس آ گئے ہیں ۔ کمال پاشا کی تحریک بتدریج ترقی کرتی جاتی ہے ۔ جو بالشویکوں سے دوستانہ تعلقات رکھ رہے ہیں ۔ اور حال میں یونانیوں کو ایشیائے کوچک میں مسلسل ناکامیاں ہوئی ہیں ۔ یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے ۔ کہ لنڈن میں ایک اتحادی وزراء کی کانفرنس منعقد ہو ۔ یہ تجویز لارڈ کرزن نے پیش کی ۔ اور فرانسیسی وزیر اعظم ایم برائنڈ نے بڑے زور و شور سے اس کی تائید کی ۔ یقین ہے کہ مجوزہ کانفرنس ۲۱ ر فروری کو لنڈن میں منعقد ہوگی ۔ قسطنطنیہ کی سلطانی گورنمنٹ کو اس بات کی پوری آزادی دی گئی ہے ۔ کہ وہ مصطفٰے کمال پاشا کی گورنمنٹ سے مشورہ کر کے ایک مشترکہ وفد نامبین لنڈن کی کانفرنس میں شریک ہونے کی غرض سے روانہ کرے ۔

مصر کا مستقبل

لنڈن ۔ ۲۶ ر جنوری ۔ قاہرہ سے اطلاعیں موصول ہوئی ہیں ۔ کہ انگریزی مراعات کے متعلق بہت سے وطن پرستوں اور زغلول پاشا کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا ہے ۔

برطانیہ میں کثرت پیدایش

سنہ ۱۹۲۰ء میں برطانیہ میں اوسط پیدایش ۲۴ ر ۲۵ اور اوسط اموات ۴ ر ۱۲ رہا ۔ گذشتہ دس سال میں اوسط پیدایش بہت بڑھی رہی ۔ اور اوسط اموات بہت ہی کم ۔ سنہ ۱۸۶۲ء سے لیکر جبکہ برطانیہ کی آبادی ۲ کروڑ تھی یہ اوسط پیدایش سب سے بڑھی ہوئی ہے ۔

جرمنی تاوان کسقدر رقم دے چکا ہے

پیرس ۔ ۲۶ ر جنوری ۔ تاوان پر آج کانفرنس میں بحث ہوگی ۔ یہ اندازہ کیا گیا ہے ۔ کہ جرمنی اسوقت تک نوے ہزار لاکھ طلائی مارک سے زیادہ اتحادیوں کو ادا کر چکا ہے ۔ لیکن ان اضلاع کی فوج قابض کی خرچ اور جائداد کی قیمت جو جرمنی سے آزاد کرا لئے گئے ۔ یعنی پچیس ہزار لاکھ طلائی مارک اس رقم میں سے وضع کر دئے جائینگے ۔

یکم جولائی تک جرمنی ہر شئے حوالہ کر دے

پیرس ۲۶ ر جنوری ۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے ۔ کہ فوجی ماہرین کے درمیان جو قرارداد ہوئی ہے ۔ وہ صرف ایک سمجھوتہ ہے ۔ اسمیں یہ شرط ہے کہ جرمنی تخفیف اسلحہ کے بارے تمام شرائط کو پورا کرے ۔ اور یکم جولائی تک ہر شئے حوالہ کر دے ۔ جبکہ ۱۵ ر مارچ تک اسے دو تہائی پوری کر دینی چاہیئے ۔

سمندر کی گہرائی

ڈاکٹر ہرڈمین نے برٹش ایسوسی ایشن کے خطبۂ صدارت میں بیان کیا کہ سمندر کی سب سے بڑی گہرائیاں قریب چھ میل کے ہیں ۔ اور سطح ارض کے بلند ترین پہاڑوں کی بلندیوں سے کچھ ہی زائد ہے ۔ نیز یہ کہ اگر روئے زمین پر دفعۃً سیلاب آ جائے ۔ اور کل زمین غرق ہو جائے ۔ تو موجودہ سطح ارض کے اوپر دو دو میل گہرا سمندر رواں ہو جائیگا ۔

جارجیا کا آذربائیجان پر حملہ کرنے کا فیصلہ

قسطنطنیہ ۲۷ ر جنوری ۔ طفلس کی رپورٹ سے ایک اور چھوٹی سی جنگ کا احتمال کیا جا رہا ہے ۔ رپورٹ مظہر ہے کہ آذربائیجان نے جارجیا کو تیل کی بہم رسانی بند کر دی ہے ۔ اسپر جارجیا نے چودہ آذربائیجانیوں کو گرفتار کر لیا ۔ جنمیں آذربائیجان کا قونصل شامل ہے ۔ اور قنصل خانہ کے روپیہ پیسہ پر بھی قبضہ کر لیا ہے ۔ آذربائیجان کے احتجاج کرنے اور دھمکیاں دینے کے جواب میں جارجیا نے آذربائیجان پر حملہ کرنے کا فیصلہ پیش کیا ہے ۔ تاکہ اس طرف سے جو حملہ ہونے کی توقع اس کی پیش بندی ہو جائے ۔

ترکی معاہدہ میں ترمیم کی جائیگی

لنڈن ۲۶ ر جنوری ۔ یونان کی نسبت اگرچہ نمائندے بالاتفاق یہ چاہتے تھے ۔ کہ جس حالت میں وہ اب ہے ۔ اسے قائم رکھا جائے ۔ مگر قسطنطین کو تسلیم نہ کئے جانے کا فیصلہ کیا گیا البتہ صرف اس کی حکومت سے معاملہ رکھا جائیگا ۔ حال ہی میں جو متعدد تبدیلیاں ہوئی ہیں ۔ ان کی بنا پر ترکی پالیسی میں تغیر کیا جانا ممکن ہو گیا ہے ۔ اسلئے یہ یقینی امر ہے کہ ترکی معاہدہ صلح میں ترمیم کی جائیگی ۔

زیر قبضہ یونان علاقہ خالی کرا لیا جائے

ایک بڑی ضروری تجویز جسے بہت ہی اہمیت دی جا رہی ہے ۔ وہ یہ ہو کہ یونان کے زیر قبضہ جو علاقہ ہے اسے سلطان المعظم کی سیادت کے تحت ایک اقتصادی مفاد کے علاقہ کی صورت میں تبدیل کر دیا جائے ۔ اور یونانی فوجیں وہاں سے ہٹالی جائیں ۔ پیٹیٹ پیرس رقمطراز ہے کہ مسٹر لائڈ جارج نے تخفیف اسلحہ کے متعلق مارشل فاش کی تجاویز کی بہت تعریف کی ہے ۔

باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شایع ہوا